2

اگر تم اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرلو تو دنیا کی کوئی مصیبت تمہیں کچل نہیں سکتی

(فرمودہ 27؍جنوری 1950ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''میرے گلے میں ابھی تک تکلیف ہے جس کی وجہ سے میرے لئے بولنا مشکل ہے۔ اِس لئے میں آج مختصر طور پر جماعت کو بعض باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ کے موقع پر بیان کیا تھا جماعت کو تحریک جدید کے وعدوں کی طرف جلد سے جلد توجہ کرنی چاہیے۔ میرے خطبہ کے اعلان کے بعد جو الفضل میں تھوڑے ہی دن ہوئے شائع ہؤا ہے کچھ فرق تو پڑا ہے لیکن ابھی تک تحریک جدید کے وعدوں کی مقدار پچھلے سال کے وعدوں کی مقدار سے کم ہے۔ گو وعدوں کا فرق پہلے دَور میں قریباً 65 ہزار کا تھا جو اَب 21 ہزار کے قریب رہ گیا ہے۔ گویا 34 ہزار کا فرق اِس عرصہ میں پورا ہوگیا ہے۔ اِسی طرح دفتر دوم کا فرق بھی پہلے کی نسبت کم ہوگیا ہے۔ تحریک جدید دفتر اول کے سولھویں اور دفتر دوم کے چھٹے سال کی تحریک کرتے ہوئے میں نے وعدوں کی میعاد کی تعیین نہیں کی تھی جس کی وجہ سے وعدوں کی رفتار سُست رہی۔ اب میں نے میعاد اِسی غرض کے لئے بڑھا دی ہے تا جماعت کی اِس طرف توجہ ہو سکے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ احباب اِس میعاد میں پوری کوشش کریں گے کہ سالِ گزشتہ کے تمام وعدے وصول ہو جائیں اور آئندہ کے لئے بھی تمام افراد سے تحریک جدید کے وعدے لئے جائیں۔ اِس سال کی آمد اِس حد تک کم ہے کہ

بالکل ممکن ہوسکتا ہے کہ بقیہ سال تحریک جدید قرضہ لے کرگزارے۔ اور ایسا گزشتہ پندرہ سال میں کبھی نہیں ہؤا۔ حتّٰی کہ سال 1947ء، 1948ء میں بھی جو کہ بڑی تباہی کا سال تھا تحریک جدید کو قرضہ لے کر نہیں گزارنا پڑا۔ اب جبکہ امن ہو چکا ہے ایسی حالت کا پیدا ہو جانا خطرناک ہے۔ ابھی بقیہ مہینوں میں تحریک جدید کا نوے ہزار کا خرچ باقی ہے اور خزانہ میں صرف پندرہ ہزار روپیہ کی رقم ہے۔ اور اِتنی رقم اَور وصول ہوسکتی ہے کہ نوے ہزار ہو جائے اور تحریک جدید خیریت سے بقیہ سال گزار سکے۔ غرض 75، 80 ہزار کے وعدے باقی ہیں۔ اور دفتر دوم کی حالت تو بہت ہی خراب ہے۔ دفتر دوم کی مقدار چونکہ کم ہے اِس لئے بقایا کم ہے لیکن اِس کا بقایا کئی سالوں سے چلا آ رہا ہے۔ اگر وہ وصول ہو جائے تو اُن قرضوں کی ادائیگی میں بہت کچھ آسانی ہو جائے جو تحریک جدید نے جائیدادیں بنانے کے لئے لئے تھے۔ پس احباب اول تو پورا زور لگا کر فروری مارچ اور اپریل میں دفتر اول اور دوم کے گزشتہ بقائے وصول کر لیں اور دوسرے دَور اول اور دوم کے موجودہ سال کے وعدوں کو پچھلے سالوں کے وعدوں سے بڑھانے کی کوشش کریں۔ بلکہ دفتر دوم کو تو بہت زیادہ بڑھانے کی ضرورت ہے کیونکہ اب وہ وقت قریب آنے والا ہے جبکہ سارا بوجھ دفتر دوم پر ڈال دیا جائے۔ اب تو صرف یہ ہوتا ہے کہ دفتر اول خرچ اُٹھاتا ہے اور دفتر دوم قرضوں کو ادا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ لیکن آئندہ سارا بوجھ دفتر دوم پر ڈال دیا جائے گا۔ نئی پَود خدا تعالیٰ کے فضل سے تعداد میں زیادہ ہے اور ان کی آمدنی بھی پہلوں کی آمد سے زیادہ ہے۔ اِس لئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ سارا بوجھ نہ اُٹھا سکے بشرطیکہ اُس کے اندر اِس کا احساس پیدا ہو جائے۔

اِس کے بعد دوسرا امر جس کے متعلق میں آج کچھ کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ جب جماعت کی مخالفت پھر اِس ملک میں شروع ہو جائے۔ دشمن اپنی دنیوی اغراض کے لئے مختلف بہانے بنا بنا کر اور اپنے پاس سے جھوٹ تراش کر جماعت کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے بلکہ عَلَی الْاِعْلَان یہ ترغیب دلائی جاتی ہے کہ اگر تم ایک ایک احمدی کو مار ڈالو تو یہ جماعت ختم ہوسکتی ہے۔ 1947ء میں پارٹیشن سے پہلے جب جماعت اُن مظالم کا مقابلہ کر رہی تھی جو مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر ہو رہے تھے تو اِس کی تعریفیں کی جاتی تھیں۔ جب مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کے نکل جانے کے بعد قادیان کا مرکز قائم رہا اور دشمن کا مقابلہ کرتا رہا تو اِس کی تعریف کی جاتی تھی۔ جب کشمیر کے معاملہ میں سب سے

پہلے میں نے توجہ دلائی کہ یہ اہم چیز ہے اور یہ کہ باؤنڈری کمیشن (Boundary Commition) نے دیدہ دانستہ گورداسپور کا علاقہ اس لئے ہندوستان کے سپرد کیا تھا تا کشمیر اُن کے ہاتھ آ سکے تو اُس وقت جماعت کی تعریف کی جاتی تھی۔ جب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے امریکہ میں عرب اور پاکستان کے کیس کو اس عمدگی سے پیش کیا کہ ساری دنیا گونج اُٹھی تو اِس کی تعریف کی جاتی تھی اور احمدی بہت خوش تھے۔ جب میں انہیں کہتا تھا کہ تبلیغ کرو تو وہ کہتے تھے حضور! کچھ عرصہ ٹھہر جائیے جماعت کے لئے فضا بہت اچھی ہے، لوگ اِس پر خوش ہیں کہیں یہ فضا خراب نہ ہو جائے۔ لیکن میں کہتا تھا کہ وہ وقت دُور نہیں جب وہی زبان جو اَب تمہاری تعریف کر رہی ہے تمہاری موت کا فتویٰ دے گی۔ اور آج کے دن پر تم پچھتاؤ گے کہ تم نے اسے ضائع کر دیا اور تبلیغ نہ کی۔

میری عمر میں سینکڑوں دفعہ میرا اور غیر مسلموں کا اختلاف ہوا۔ میری عمر میں بہت دفعہ میرا اور حکومت کے افسروں کا اختلاف ہوا۔ میری عمر میں کئی دفعہ جماعت کے ساتھ بھی میرا اختلاف ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے ہر دفعہ بلا استثناء ثابت کر دیا کہ میں ہی حق پر ہوں۔ اب بھی یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ اِس بات میں کہ وہ وقت دُور نہیں جب وہی زبان جو جماعت کی تعریف میں لگی ہوئی ہے وہ احمدیوں کی موت کا فتویٰ دے، میں ہی حق پر تھا۔ تم میں وہ لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں جو کہتے تھے جماعت کے لئے فضا اچھی ہے ہمیں یہ اچھے دن گزار لینے دو۔ لیکن میں کہتا تھا کہ یاد رکھو تھوڑے دنوں میں ہی یہ فضا تمہارے خلاف ہو جائے گی اور تم پچھتاؤ گے کہ یہ اچھا وقت ہم نے تبلیغ میں کیوں نہ گزارا۔ وہ دن جو آنے والے تھے آ گئے ہیں اور تم میں سے کئی لوگوں کے پیروں تلے سے زمین نکل رہی ہے۔ تم میں سے بعض تو قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے ڈگمگا گئے تھے اور ڈگمگائے ہوئے ہیں۔ میرا اُن کو بھی یہی جواب تھا جیسے حضرت ابوبکرؓ نے کہا تھا **مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ** جو تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا وہ دیکھ لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں **وَ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ** 1 اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ یاد رکھے کہ اُس کا خدا اب بھی زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ میں بھی یہ کہتا ہوں کہ **مَنْ کَانَ یَعْبُدُ قَادِیَانَ فَاِنَّ قَادِیَانَ قَدْ وُضِعَ فِیْ اَیْدِی الْمُخَالِفِیْنَ** ۔ تم میں سے جو شخص قادیان کی پرستش کرتا تھا وہ سُن لے کہ قادیان اب مخالفین کے ہاتھ میں ہے ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے **وَ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ**

حَـيٌّ لَا يَمُوْتُ اور جو اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرتا تھا اُس کا خدا اَب بھی زندہ ہے، اُس کا خدا اب بھی آزاد ہے، اُس کا خدا اَب بھی سب پر غالب ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔

اِسی طرح آج بھی کچھ لوگ ہیں جو پہلے دشمن کی تعریفوں پر خوش تھے اور اس لذت کے زمانہ کو لمبا کرنا چاہتے تھے مگر اب وہ کانپتے ہیں، لرزتے ہیں اور ڈرتے ہیں۔ میں اُن کو بھی کہتا ہوں اور پھر میری بات ہی سچی نکلے گی کہ تم نے تبلیغ کے وقت کو ضائع کیا اور ملمع کو سونا کہا لیکن وہ ایک دھوکا تھا۔ اب پھر تم دھوکا کھا رہے ہو اور دشمن کو طاقتور سمجھتے ہو۔ تمہیں وہ چلتے پھرتے اور زندہ دکھائی دیتے ہیں مگر مجھے تو اُن کی لاشیں نظر آ رہی ہیں۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ دشمن نہ زندہ ہے اور نہ غالب ہے غالب ہم ہیں جن کے ساتھ غالب خدا ہے۔ وہ سَر جو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بندوں کی پرستش میں لگے ہوئے ہیں کٹ جائیں گے اور بے دین مریں گے۔ مگر جو خدا تعالیٰ پر توکّل کرتے ہیں تمام مشکلات پر غالب آئیں گے۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی مدد اُسی کا ساتھ دینے کے لئے آتی ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ تم اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو۔ تم اپنے اندر ذکرِ الٰہی اور نمازوں کی پابندی پیدا کرو اور دینِ اسلام کے شعائر کو زندہ رکھنے کی رغبت پیدا کرو۔ بھول جاؤ اِس بات کو کہ کوئی تمہارا دشمن ہے۔ بھول جاؤ اِس بات کو کہ کوئی تمہاری مخالفت پر آمادہ ہے۔ جب تم خدا تعالیٰ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ گے۔ جب دنیا کی طرف تمہاری پیٹھ ہو گی تو وہ ہاتھ جو خنجر لے کر تمہاری پیٹھ پر حملہ کے لئے بڑھے گا خدائے واحد اُسے شَل کر دے گا۔ وہ دماغ جو تم پر حملہ کی تدابیر سوچے گا بیکار کر دے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم اپنا منہ خدا تعالیٰ کی طرف کر لو اور اپنی پیٹھ بندوں کی طرف پھیر لو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو دنیا کی کوئی مصیبت تمہیں کچل نہیں سکتی۔

تم بیوقوفی سے یہ نہ سمجھ لینا کہ کسی پر موت نہیں آئے گی یا کسی پر ظلم نہیں ہو گا۔ انبیاء پر بھی موتیں آئیں۔ انبیاء بھی شہید ہوئے۔ اُن کی جماعتیں بھی شہید ہوئیں۔ جو میں کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ جماعت مٹ نہیں سکتی۔ اور جب میں ''تم'' کہتا ہوں تو اِس سے مراد جماعت ہے نہ کہ تم۔ ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض لوگ مارے جائیں بلکہ غالب ہے کہ تم میں سے بعض مارے جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض گھروں سے نکالے جائیں بلکہ غالب ہے کہ وہ گھروں سے نکالے جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض قیدوں میں ڈالے جائیں بلکہ غالب ہے کہ وہ قیدوں میں ڈال دیئے جائیں۔ لیکن

جو بات نہیں ہوسکتی وہ یہ ہے کہ اگر تم لوگ خدا تعالیٰ سے صلح کر لو تو تم یعنی تمہاری قوم تباہ ہو جائے۔ تم بحیثیت احمدی کے ہلاک نہیں ہو سکتے۔ تم بحیثیت جماعت کے مٹ نہیں سکتے۔ تم بحیثیت جماعت کے مغلوب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف منہ کر لے، لازمی امر ہے کہ خدا تعالیٰ اُس کی طرف منہ کرے گا۔ اور جب خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہو کہ کوئی حملہ کر رہا ہے تو وہ اُسے مقصد میں کامیاب کیسے ہونے دے گا۔ پولیس کی موجودگی میں اگر وہ دیانت دار ہو تو کوئی حملہ نہیں کر سکتا۔ پھر خدا تعالیٰ کی موجودگی میں کوئی حملہ کیسے کر سکتا ہے۔ پس دوسری بات یہ ہے کہ اپنے اندر اخلاص پیدا کرو۔ تم روحانی سلسلہ کے افراد بنو، نمازوں کے پابند بنو، ذکر الٰہی پر زور دو، اسلام کے شعائر کو زندہ رکھنے کی کوشش کرو، اپنے اندر طہارت، پاکیزگی اور تقویٰ پیدا کرو۔ نہ تم کسی کی تعریف سے خوشی محسوس کرو اور نہ کسی کی مذمت سے ڈرو کیونکہ جو خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے دنیا کی تعریف اُسے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ خدا کی تعریف ہی اُسے فائدہ پہنچائے گی۔ اگر تم خدا کے لئے ہو تو دنیا کے لوگوں سے ڈرنا بے معنی بات ہے۔ تمہیں صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ کیونکہ جو شخص کہتا ہے کہ میں خدا کا ہوں اور پھر وہ بندوں سے ڈرتا ہے یا لوگوں کی تعریف سے خوش ہوتا ہے وہ جاہل ہے یا منافق ہے۔

اِس کے بعد میں اعلان کرتا ہوں کہ نماز جمعہ کے بعد میں چند دوستوں کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ ان میں سے ایک صاحب تو وہی ہیں جو مخالفت کی وجہ سے شہید کر دیئے گئے ہیں۔ اور وہ صاحبزادہ محمد اکرم خاں صاحب رئیس چارسدہ ہیں۔ وہ 76 سال کی عمر کے تھے اور ایک رئیس خاندان میں سے تھے۔ یہ وہی ہیں جن کے متعلق ان کے بھائی نے بیان کیا تھا کہ ہم نے ایک اُٹھنّی احمدیوں کو دے دی ہے اور ایک اُٹھنّی غیر احمدیوں کو۔ یہ پہلے پیغامی جماعت کے ساتھ تھے بعد میں مبائعین میں شامل ہو گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی شہادت میں بعض مولویوں کا ہاتھ ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ یہ غلط ہو کیونکہ پٹھانوں میں چھوٹی سے چھوٹی رنجش پر بھی ایک دوسرے کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ بہرحال وہ نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی اور مبلغ آدمی تھے۔

دوسرا جنازہ میں مولوی غلام حسین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز کا پڑھاؤں گا۔ آپ جھنگ کے رہنے والے تھے۔ بعد میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ نہایت مخلص احمدی تھے اور تبلیغ کا ڈھنگ ان کو نہایت اچھا آتا تھا۔ ان کے لڑکوں میں سے بعض نہایت مخلص احمدی ہیں۔

تیسرے بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی کی اہلیہ پشاور میں فوت ہوگئی ہیں۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ بھائی عبدالرحیم صاحب واپس قادیان چلے گئے ہیں چونکہ وہ وہاں کے باشندہ تھے۔ اِس جلسہ پر خیال تھا کہ ان کی اہلیہ قادیان جا کر انہیں مل آئیں۔ اور اگر گورنمنٹ اجازت دے تو وہ وہیں رہ جائیں۔ لیکن بیماری کی وجہ سے وہ وہاں نہ جاسکیں۔

چوتھا جنازہ میں سیدہ کبریٰ بانو شاہ جہاں پور والی کا پڑھاؤں گا جو مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ حیدرآباد (سندھ) کی بیوی کی خالہ تھیں۔ ان کے لڑکوں نے جو یا تو خود غیر احمدی ہیں یا ہیں تو احمدی مگر دوسرے لوگوں سے ڈر کر کہ وہ یہ نہ کہیں کہ یہ احمدی ہیں بغیر کسی احمدی کو اطلاع دیئے انہیں دفن کر دیا ہے۔

پانچویں نصر اللہ خان صاحب کنٹرول برانچ سنٹرل آرڈیننس ڈپو راولپنڈی کی والدہ فوت ہوگئی ہیں۔ چھٹے فضل عمر صاحب بہار کی والدہ اور چچی فوت ہوگئی ہیں۔ ساتویں سلیمہ صاحبہ گوجرانوالہ سے اطلاع دیتی ہیں کہ ناصرہ فوت ہوگئی ہیں۔ دفتر والوں نے یہ اطلاع نہیں دی کہ یہ کون ہیں۔ آٹھویں چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ جو پہلے انگلستان میں مبلغ تھے اور اب کچھ عرصہ سے دفتر میں بطور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کام کر رہے ہیں ان کی نانی فوت ہوگئی ہیں۔ نویں مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کی ہمشیرہ سعیدہ بیگم صاحبہ فوت ہوگئی ہیں۔ دسویں سید رضا حسین صاحب عرائض نویس کلکٹری اٹاوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی ہیں۔ گیارہویں شیخ محمد احمد صاحب کپورتھلوی لائلپور کہتے ہیں کہ سید عبدالمجید صاحب کپورتھلوی کی بیٹی فوت ہوگئی ہیں اور تین سال کا ایک بچہ چھوڑا ہے۔ سید عبدالمجید صاحب کی یہ ایک ہی بیٹی تھیں اِس لئے ان کی نہ صرف وفات ہی ہوئی ہے بلکہ ایک ہی بیٹی ہونے کی وجہ سے ان کے لئے ایک بڑے صدمہ کا موجب ہوئی ہیں۔

بارہویں منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی جن کا نام میں نے پہلے لینا تھا کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے اور مولوی عبدالکریم صاحب کے پھوپھی زاد بھائی تھے فوت ہوگئے ہیں۔ منشی محمد اسماعیل صاحب نہایت سادہ طبع، نیک اور صاحبِ الہام آدمی تھے۔ ان کو کثرت سے الہام ہوتے تھے اور وہ کثرت سے دعائیں کرنے والے انسان تھے۔ نماز تہجد کے اتنے پابند تھے

کہ بیماری کی حالت میں بھی تہجد نہیں چھوڑی۔ آپ حال میں ہی سیالکوٹ میں فوت ہوئے ہیں۔ آپ مولوی عبدالکریم صاحب کی بڑی بیوی جن کو مولوی صاحب کی وجہ سے ہم مولویانی کہا کرتے تھے بھائی تھے۔ نہایت مخلص اور اچھے نمونہ کے احمدی تھے اور تبلیغ میں اِس طرح منہمک رہتے تھے کہ ایسا انہماک بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ سکول سے پنشن لی اور ریل اور ڈاکخانہ کے محکموں میں جو کوئی ہندو قادیان آ جاتا اُس کو پکڑ لیتے اور اُسے قرآن کریم پڑھانا شروع کر دیتے۔ میں نے خود ایک ہندو کو دیکھا ہے جس نے ان سے قریباً بیس سیپارے ترجمہ کے ساتھ پڑھ لئے تھے وہ دل سے مسلمان تھا۔ اب شاید پارٹیشن (Partition) کے بعد وہ ہندوستان چلا گیا ہو کیونکہ اُس کا نام ہندووانہ ہی تھا لیکن دراصل وہ مسلمان تھا۔ نمازیں پڑھتا تھا۔ اسی طرح روزے بھی رکھتا تھا۔ وہ صرف انہی کے طفیل اور ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں مسلمان ہوا تھا۔

ایک اَور دوست نے رقعہ دیا ہے کہ ان کے لڑکے فقیر محمد صاحب جو بہادر حسین کے رہنے والے تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اور چونکہ وہاں کوئی اَور احمدی نہیں تھا اِس لئے بغیر جنازہ پڑھائے دفن کر دیئے گئے۔ ان کے والد بابا لطیف الدین صاحب بہادر حسین والے خود صحابی ہیں۔ ان کا بھی جنازہ میں پڑھاؤں گا۔'' (الفضل مورخہ 16 فروری 1950ء)

1: صحیح بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب قول النبی ﷺ ''لو کنت متخذا خلیلا''